42507 - حج كے مہينوں ميں عمرہ كرنے سے حج فرض نہيں ہو جاتا

سوال

ميں ذوالحجہ كا چاند نظر آنے سے قبل عمرہ كيا تو مجھے ايك شخص كہنے لگا كہ تم پر حج فرض ہو گيا ہے، حالانكہ ميں نے دو برس قبل حج كر ليا تھا، كيا اس كى بات صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس شخص كى بات صحيح نہيں، كيونكہ عمر ميں صرف ايك بار ہى حج فرض ہوتا ہے، اس كى دليل درج ذيل حديث ہے:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ اقرع بن حابس رضى اللہ تعالى عنہ نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كرتے ہوئے كہا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا ہر سال حج فرض ہے يا كہ ايك بار ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بلكہ ايك بار، اور جو زيادہ كرے تو وہ نفلى ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (1721) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس ليے كہ آپ ايك بار فريضہ حج كى ادائيگى كر چكے ہيں دوبارہ آپ پر حج فرض نہيں ہوتا.

حج كے مہينے (اشھر الحج) تين ہيں، شوال، ذوالقعدۃ، اور ذوالحجہ، شائد اس شخص نے يہ سمجھا ہے كہ ان مہينوں كے نام حج كے مہينے ہيں لہذا جو بھى ان مہينوں ميں عمرہ كرےگا اس پر حج فرض ہو جاتا ہے، اس كى يہ سمجھ اور مفہوم غلط ہے، بلكہ حج كے مہينوں كا معنى تو يہ ہے كہ حج كا وقوع ان مہينوں ميں ہونا ضرورى ہے، نہ تو اس سے قبل اور نہ ہى اس كے بعد.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نے حج تمتع كا احرام باندھا اور پھر عمرہ كرنے كے بعد حج كيے بغير ہى اپنے ملك واپس آ گيا تو كيا اس

پر کچھ لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس پر کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ متمتع شخص جب عمرے کا احرام باندھے اور پھر حج کا احرام باندھنے سے قبل اس کی نیت حج نہ کرنے بن جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا، لیکن اگر اس نے اس برس حج کرنے کی نذر مانی ہو تو پھر اسے یہ نذر پوری کرنا واجب ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (2 / 679).

واللہ اعلم .